رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY.

ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عـہ
ششماہی ہعـہ
سہ ماہی ۱۲ر
بیرون ہند سالانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ: الفضل قادیان

جلد ۲۶ | ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۰ اگست ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۹۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج زکام اور گلے میں خراش کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؂

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کرتے رہیں ؂

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت منصوری سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ اور صاحبزادگان حفیظ احمد و نعیم احمد سلمہا اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے ؂

ڈاکٹر شاہ محمد صاحب نے آج اپنے ولیمہ کی دعوت میں چند اصحاب کو مدعو کیا ؂

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ادائیگی مہر کی صورت

ایک صاحب نے دریافت کیا۔ کہ ایک شخص اپنی منکوحہ سے مہر بخشوانا چاہتا تھا۔ مگر وہ عورت کہتی تھی تو اپنی نصف نیکیاں مجھے دیدے تو بخشدوں خاوند کہتا رہا کہ میرے پاس حسنات بہت کم ہیں۔ بلکہ بالکل ہی نہیں ہیں۔ اب وہ عورت مرگئی ہے خاوند کیا کرے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اسے چاہیئے کہ اس کا مہر اس کے وارثوں کو دے دے۔ اگر اس کی اولاد ہے تو وہ بھی وارثوں سے ہے۔ اور شرعی حصہ لے سکتی ہے۔ اور علی ہذالقیاس خاوند بھی لے سکتا ہے۔

معجزات میں افراط اور تفریط

موجودہ زمانہ کے حالات پر ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک گروہ تو معجزات سے قطعی منکر ہے جیسے کہ نیچری اور آریہ وغیرہ اس نے تفریط کا پہلو اختیار کیا ہے۔ اور ایک گروہ وہ ہے جو کہ افراط کی طرف چلا گیا ہے۔ جیسے کہ بعض لوگ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے معجزات بیان کیا کرتے ہیں۔ کہ ۱۲ برس کی ڈوبی ہوئی کشتی نکالی۔ اور حضرت عزرائیل کے ہاتھ سے آسمان پر جا کر قبض شدہ ارواح چھین لیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ دونوں فریقوں نے معجزہ کی حقیقت کو نہیں سمجھا۔ معجزہ سے مراد فرقان ہے۔ جو حق اور باطل میں تمیز کر کے دکھادے اور خدا کی ہستی پر شاہد ناطق ہو ؂

فارغ نشینی اچھی نہیں

مغرب اور عشاء کے مابین حسب دستور قریب ایک گھنٹہ کے حضور نے مجلس فرمائی۔ اور ایک رسالہ زیر تصنیف کا ذکر رہا۔ اس پر فرمایا کہ اول بوجہ علالت طبع کے فارغ نشینی رہی۔ اب خدا نے کچھ صحت عطا فرمائی ہے تو قلم میں بھی قوت آگئی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ صحت رکھے۔ تو فارغ نشینی اچھی نہیں ہے۔ بندہ اگر خدمت ہی کرتا رہے تو خوب ہے۔

دہریت کا علاج نبوت ہے

فرمایا کہ دہریہ پن کو اگر کوئی شے جلا سکتی ہے۔ تو وہ صرف انبیاء کا وجود ہے۔ ورنہ عقلی دلائل سے وہاں کچھ نہیں بنتا۔ کیونکہ عقل کی حد سے تو پیشتر ہی گزر کر وہ دہریہ بنتا ہے۔ پھر عقل کی پیش اس کے آگے کب چلتی ہے۔

براہین احمدیہ عہد عتیق ہے

جو براہین احمدیہ کا پہلا حصہ چھپ چکا ہے۔ اس پر ذکر چلا تو فرمایا کہ اس میں خدا کی حکمت تھی۔ ورنہ اگر وہ چاہتا تو اسے ہم لکھتے ہی رہتے۔ لیکن خدا نے اب اول حصہ کو منقطع کر کے بائیبل کے عہد عتیق کی طرح الگ کر دیا ہے۔ کیونکہ جو پیشگوئیاں اس میں درج ہیں۔ وہ اب اس اثناء میں پوری ہو رہی ہیں۔ اور جو حصہ اس کا طبع ہو گا وہ عہد جدید ہو گا۔ جس میں سابقہ حصہ کے حوالے ہوں گے۔ کہ خدا نے یوں

بے کاری کو دور کرنا ہمارا فرض ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے احکام کے ماتحت احباب کا یہ فرض ہے۔ کہ بیکاری کے دور کرنے کے لئے نظارت ہذا کی مدد کرتے رہیں اگر وہ براہ راست کسی بیکار کو برسر کار لانے کے لئے کوئی جدوجہد نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم یہ تو کریں۔ کہ نظارت کو معلومات بہم پہنچاتے رہیں۔ تا نظارت ان معلومات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بیکاروں کی مدد کر سکے۔ گزشتہ سال بعض احباب نے ایسی معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ اور نظارت ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ کہ ان معلومات کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نظارت نے عرصہ ایک سال میں ۷۵ افراد کے لئے کام مہیا کیا ہے۔ اس لئے احباب معلومات بہم پہنچانے کے سلسلہ کو معمولی نہ سمجھیں میں اعداد و شمار جمع کر رہا ہوں۔ اور اگر میرا اندازہ غلط نہیں تو ان ۷۵ کس کی اوسط ماہوار آمدنی ۱۵۰۰/۰/۰ کے قریب ہے۔ جو سالانہ ۱۸۰۰۰/۰/۰ روپے ہوتی ہے۔ گویا جن دوستوں نے نظارت کو اطلاع دی ہے۔ ان کے ذریعہ جماعت کی مالی قوت میں اٹھارہ ہزار روپیہ کا اضافہ ہوا ہے اس کے ساتھ اندازہ کریں۔ اگر یہ دوست بیکار رہتے۔ تو وہ قومی سرمایہ میں سے کتنا کم کرتے بغیر اس کے کہ اس میں کسی قسم کا اضافہ ہو سکتے خاندان ہیں۔ جو اس وقت ان کی وجہ سے پرورش پا رہے ہیں۔ بیکاری تو اخلاقی جرائم کے بڑھانے کا بھی موجب ہوتی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کاد الفقر ان یکون کفرا۔ ایک چھوٹے سے چھوٹا نیک عمل خیر کثیر کا موجب ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ اس کو نظر انداز کرنا شر عظیم کا موجب ہو سکتا ہے۔ اس لئے احباب یہ نہ سمجھیں کہ نظارت ہذا کو بیکاری کے سلسلہ میں کسی قسم کی معلومات کا بہم پہنچانا ایک معمولی سی بات ہے۔ نظارت ہذا اطلاع آنے پر اپنی طرف سے جہاں تک ممکن ہوتا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتی ہے۔ اس وقت نظارت نے مندرجہ ذیل احباب کے لئے کام مہیا کرنا ہے۔

(۱) ایک صاحب جو بہترین ٹیلر ماسٹر ہیں۔ کٹائی سلائی اور ان سے متعلقہ کاموں میں ماہر ہیں۔ مردوں اور عورتوں دونوں کے لباسوں کے مختلف کاٹوں کو اعلیٰ طریق پر اور خاطر خواہ طیار کر سکتے ہیں۔ (۲) ایک دوست اعلیٰ درجہ کے موٹر ڈرائیور اور مکینک ہیں۔ M.T. میں ملازم رہ چکے ہیں۔ اور اعلیٰ انگریز حکام کی خوشنودی کے سرٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہیں۔ آج کل بیکار ہیں۔ (۳) ایک اور موٹر ڈرائیور جو اپنے کام سے خوب واقف ہیں۔ (۴) ایک انڈر گریجوایٹ سٹینو گرافر۔ (۵) کئی میٹرک پاس اور کم قابلیت کے نوجوان فارغ ہیں۔ (۶) کئی مولوی فاضل نوجوان بیکار ہیں۔ ناظر امور عامہ

منیر ہاکی ٹورنامنٹ کمیٹی

امسال منیر ہاکی ٹورنامنٹ قادیان کے لئے مندرجہ ذیل کمیٹی تجویز ہوئی ہے۔

۱۔ پریذیڈنٹ .... ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے
۲۔ وائس پریذیڈنٹ .... صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ ایس سی۔ بی۔ ٹی
۳۔ سیکرٹری .... محمد ابراہیم بی۔ اے
۴۔ جائنٹ سیکرٹری .... چوہدری قمر الدین صاحب

کمیٹی کے دیگر ممبران

(۱) صوفی غلام محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی۔ (۲) صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ... (۳) صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب (۴) صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب (۵) ماسٹر بشیر الدین صاحب بی۔ ایس سی۔ دھاریوال۔ خاکسار سیکرٹری۔

ہہت پور ضلع ہوشیارپور میں جلسہ

ہہت پور ضلع ہوشیار پور جو تحریک جدید کا ایک تبلیغی مرکز ہے۔ اس جگہ انشاء اللہ ۲۸، ۲۹ اگست بروز اتوار اور پیر کو جلسہ ہوگا۔ جس کے لئے قرب و جوار کے احمدی حضرات سے درخواست ہے۔ کہ وہ شامل ہو کر رونق کا باعث ہوں۔ خصوصاً ایسے احباب کو ایسے موقعہ پر ضرور اسی جگہ پہنچنا چاہیئے جو اپنے وقف کردہ عرصہ میں اس جگہ تبلیغ کر چکے ہیں۔ تا کہ اس وقت اپنے لگائے ہوئے پودوں کی آبیاری کر سکیں۔ رہائش خوراک کا انتظام بذمہ جماعت احمدیہ ہہت پور ہوگا۔

انچارج تحریک جدید

چندہ کے بقایا جات سابقہ

بجٹ میں پیش کردہ شمار و اعداد کے معائنہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کے ذمہ سالانہ بجٹ کے مقابلہ میں سابقہ بقایا جات مرکزی ریکارڈ کے رو سے بہت زیادہ ہیں۔ جماعتوں کے عہدہ داران کو چاہیئے۔ کہ ان بقایوں کو جلد سے جلد وصول کرنے کی پوری کوشش کریں۔ ہاں اگر کوئی رقوم ایسے احباب کے ذمہ ہوں جو کسی دوسری جگہ چلے گئے ہیں۔ یا کسی اور معقول وجہ سے کوئی بقایا جات ناقابل وصول ہو گئے ہوں۔ تو عہدہ داران مقامی کو چاہیئے۔ کہ صحیح وجوہ کو معہ ثبوت یا دلائل پیش کر کے ایسی (ناقابل وصول) رقموں کو اپنے بجٹوں سے خارج کروائیں۔ اس قسم کی درخواستوں کا انتظار ۳۱ اگست تک کیا جائیگا اس کے بعد جو بقایا جات رہ جائیں گے۔ ان کے ادا کرنے کی ذمہ واری آئندہ ان جماعتوں پر قائم ہو جائے گی۔ اور پھر کوئی عذر قابل پذیرائی نہ ہوگا۔ ناظر بیت المال

کامیابی برادر احمد نصاحب احمدی سکنہ ٹونک نے امسال منشی فاضل کا امتحان سکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مؤرخہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ

احمدی مجاہدین اور تبلیغ بذریعہ کتب

جماعت احمدیہ کے سامنے دنیا میں اشاعت اسلام کا اس قدر وسیع کام ہے کہ تنخواہ دار مبلغین کے ذریعہ اس کی تکمیل قطعاً محال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی دور اندیش اور عاقبت بین نگاہ نے نوجوانوں کو مجاہدانہ رنگ میں میدان عمل میں آنے کا ارشاد فرمایا۔ اور ان سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ حضور ایدہ اللہ کی ہدایات کے ماتحت بیرونی ممالک میں پھیل جائیں۔ اور اپنے اخراجات کے لئے سلسلہ پر کسی قسم کا بار ڈالے بغیر خود ہی اپنے لئے قوت لایموت کے سامان پیدا کریں۔ اور ساتھ ساتھ تبلیغ اسلام بھی کرتے رہیں ؛

اس ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے ہمارے کچھ مجاہدین کئی ایک بیرونی ممالک میں جا چکے ہیں۔ اور کئی ایک اس کے لئے تیار کئے جا رہے ہیں۔ ایسے مجاہدین کو اشاعت کتب کیطرف توجہ دلانے کے لئے ہم عیسائیوں کے ایک انگریزی رسالہ world Dominion میں سے ایک عیسائی مشنری Irel and کے J Hasler. کے ذاتی تجربات کا ملخص پیش کرتے ہیں۔ عیسائی مشنری صاحب لکھتے ہیں:۔

"میرا تجربہ ہے کہ اگر کوئی مشنری کسی غیر ملک میں جا کر کتب فروشی کا کام شروع کر دے۔ تو یہ تبلیغ میں کامیابی کا ایک بہت مؤثر ذریعہ ہے یہ طریق بہ نسبت مضافات کے شہروں اور قصبوں میں جہاں تعلیم یافتہ لوگ زیادہ آباد ہوتے ہیں بہت زیادہ کامیاب ہو سکتا ہے۔"

اس بارے میں سب سے اہم اور ضروری کام کتب کا انتخاب ہے۔ اس کے متعلق مشنری صاحب لکھتے ہیں:۔

"فروخت کے لئے کتب کا انتخاب اس علاقہ کے حالات کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اپنے مذہبی عقائد کے متعلق چھوٹی چھوٹی اور ارزاں کتابوں کے علاوہ عام دلچسپی پیدا کرنے والی کتب بھی ضرور ساتھ ہونی چاہئیں۔ اور ان کے انتخاب کے وقت اس ملک یا صوبہ کے مخصوص تمدنی۔ معاشرتی۔ سیاسی اور ذہنی حالات کا ضرور لحاظ رکھنا چاہیئے"

مشنری مذکور کا تجربہ ہے کہ اس قسم کی مختلف الانواع اور مذاق کی کتب کے تھیلہ کو کندھے پر ڈال کر بڑے بڑے شہروں کے بازاروں اور گلیوں میں پھر کر فروخت کیا جا سکتا ہے۔ یا پھر کسی بازار میں ایک چھوٹی سی میز پر کتب کو پھیلا کر رکھ کر دیا جائے۔ جہاں راہ گیروں کی نظر ان پر پڑتی رہے۔ مشنری مذکور لکھتا ہے کہ پٹنہ میں میں نے اس طریق کو مختلف کالجوں کے طلباء تک رسائی حاصل کرنے کے لئے نہایت ہی مفید پایا۔ اور شملہ میں اس طریق سے میرا تعارف ملک کے قابل افراد۔ سرکاری ملازمین گورنمنٹ اور آرمی دفاتر کے افسران اعلےٰ ممبران اسمبلی ریٹائرڈ معززین اور دوسرے امراء تک جو بغرض سیاحت وہاں آتے تھے نہایت آسانی کے ساتھ ہو جاتا تھا۔ اور پھر اس سے بڑھ کر راہ و رسم اور میل ملاپ شروع ہو جاتا تھا۔ ایسی ملاقاتوں کے نتیجہ میں بعض جگہ میں طلباء کی بائیبل کلاسز جاری کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور بعض صورتوں میں مختلف افراد میرے پاس بائیبل کے مطالعہ کے لئے پہونچ جاتے تھے۔ میں انگریزی اور اردو میں اپنے نام اور ایڈریس کی چھوٹی چھوٹی سلپیں چھپوا کر ساتھ رکھتا تھا۔ اور ملاقاتوں میں تقسیم کرتا رہتا تھا۔ اس پتہ پر کئی ہندو، مسلم، سکھ میرے مکان پر ملاقات کے لئے آتے تھے۔ اور پھر ان کے ساتھ آزادانہ طور پر تبادلہ خیالات ہوتا تھا۔ کبھی کوئی دن ایسا نہیں گزرا۔ کہ میں نے تھوڑی بہت کتب فروخت نہ کی ہوں۔ اور اکثر اوقات بکری نہائت ہی حوصلہ افزا ہوتی تھی۔

مشنری مذکور آمدنی کے علاوہ اس طرح کی کتب فروشی کا ایک بہت بڑا فائدہ اپنے نقطۂ نگاہ سے یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ عیسائیت کے متعلق عام طور پر جو بہت سی بدگمانیاں پائی جاتی ہیں۔ اور اسے عام طور پر اس کے مخالفین نے غلط رنگ میں پیش کر رکھا ہے وہ دور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو لوگ عیسائیت کے متعلق چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ یا رسائل خرید کرتے جاتے ہیں۔ ان کی ذہنیتوں میں آہستہ آہستہ تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اگر کتب مفت تقسیم کی جائیں تو ان کے مطالعہ کی طرف سے عموماً بے پرواہی برتی جاتی ہے۔ لیکن جس چیز پر پیسہ خرچ کیا جائے اسے ردی کی ٹوکری میں پھینک دینا عموماً انسانی طبع پر گراں گزرتا ہے۔ عیسائیت کے متعلق اس کثرت کے ساتھ لٹریچر کی اشاعت اور ہر شہر بلکہ ہر قریہ میں عیسائی منادوں کی موجودگی کے باوجود اگر عیسائیت کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے اس سلسلہ کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔ تو مسلمانوں کو بالخصوص نوجوان مسلمانوں کو غور کرنا چاہیئے کہ انہیں کس قدر ہمت سے کام لینے کی ضرورت ہے ؛

اس میں شک نہیں کہ احمدی نوجوانوں کو یہ کام کرتے ہوئے بعض ممالک میں ابتداءً دقتیں پیش آ سکتی ہیں۔ لیکن انجام کار یہ کام بہت سے دینی اور مذہبی فوائد کے علاوہ مالی لحاظ سے بھی فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ روکاوٹیں اور مشکلات ہر کام میں ہوتی ہیں۔ لیکن ان سے ڈر کر آگے نہ بڑھنا ایسی دوں ہمتی ہے۔ جس کا ایک مومن کے متعلق خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔

ایک دفعہ ایک پٹھان سے نے بتایا کہ وہ چین تک ہو آیا ہے اور اسی کام سے ہزاروں روپیہ منافع حاصل کر رہا ہے۔ وہ ہمارے احمدی دوستوں کے پاس بھی جا پہونچتا۔ اور حضرت مسیح موعود اور بزرگان سلسلہ کی تصانیف یا اسلامی مسائل کے متعلق صحیح واقفیت بہم پہونچانے والی کوئی نہ کوئی کتاب ان میں سے اکثر کے پاس فروخت کر جاتا ؛

غرض احمدی نوجوانوں کو اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ دنیا میں اس وقت ظلمت اور تاریکی پھیلی ہوئی ہے۔ وہ اس نور کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا میں نازل ہوا اکناف عالم میں پھیل جائیں۔ اور اسے منور کر دیں۔ دنیا میں انقلاب عظیم برپا کرنے کے لئے ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور دیگر بزرگان سلسلہ نے ایسا زبردست لٹریچر مہیا فرما دیا ہے۔ کہ جس کے ہوتے ہوئے فتح اور کامیابی یقینی ہے۔ ضرورت صرف ایسے جواں ہمت اور شیر دل والنٹیرز کی ہے جو اسے دنیا میں پھیلا دیں ؛

احمدیت ہم سے کیا چاہتی ہے

احمدیت کیا ہے

پیشتر اس کے کہ اصل مضمون یعنی "احمدیت ہم سے کیا چاہتی ہے"۔ پر کچھ روشنی ڈالی جائے۔ یہ بات زیادہ قرین مصلحت معلوم ہوتی ہے۔ کہ اس امر کی وضاحت کی جائے کہ "احمدیت" کیا ہے۔ سو اس کے متعلق واضح ہو کہ احمدیت وہی حقیقی اسلام ہے۔ جس کی داغ بیل خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے ڈالی اور جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر تھا۔ اور جس کو اب مدت مدید کے بعد فارسی الاصل یعنی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام دوبارہ ثریا سے لائے۔ پس احمدیت نام ہے۔ اس صیقل شدہ اسلام کا جس پر سے بدعات اور عقائد فاسدہ کا زنگ اتار دیا گیا ہے۔ اور جس کے مردہ جسم میں دوبارہ روح اور تروتازگی پیدا کر دی گئی ہے۔ المختصر احمدیت کیا ہے؟ حقیقی اسلام کا احیاء ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں سے کیا۔

احمدیت کا مقصد و مدعا

اس مختصر لیکن ضروری تمہید کے بعد اب یہ امر کہ بوستانِ احمدیت اپنی سرسبزی اور شادابی کے لئے کس بات کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور یہ کہ احمدیت کے قیام کی غرض و غایت کیا ہے۔ قابل بیان ہے احمدیت کا مقصد و مدعا اس ہوا سموم کے لئے جو مغربیت نے اسلام کی بیخ کنی کرنے کے لئے چلا رکھی ہے ایک تریاق تیار کرنا ہے۔ جو نہ صرف اسلام کو قعر تباہی میں گرنے سے بچائے بلکہ اس باد سموم کو جو دشمن کی طرف سے چلائی گئی ہے۔ باد نسیم کے جھونکوں میں تبدیل کر کے واپس لوٹائے۔ احمدیت نے اس طوفان بے تمیزی سے بچانے کے لئے جو اندرونی اور بیرونی دشمنوں نے برپا کر رکھا ہے۔ ایک کشتی نوح تیار کرنی ہے۔ قصہ کوتاہ احمدیت نے دنیا کے ہر شعبہ میں خواہ وہ قومی ہو یا افرادی۔ ملکی ہو یا غیر ملکی نیشنل ہو۔ یا انٹر نیشنل اسلامی نظام کو قائم کرنا ہے جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں "ہماری غرض یہ ہے۔ کہ ہم اسلامی تعلیم کو دنیا میں قائم کریں۔ اور باقی تمام تعلیموں کو مٹا کر رکھ دیں"۔ نیز فرمایا۔

"ہم میں سے کوئی شخص دیانتداری کے ساتھ احمدی نہیں کہلا سکتا۔ جب تک وہ اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے۔ سوتے اور جاگتے یہ مقصد اپنے اندر نہیں رکھتا۔ کہ اس نے دنیا کے تمام تمدنوں کو مٹا کر اسلامی اصول کا احیاء کرنا ہے۔ اور اس نے اسلام کے بتائے ہوئے قوانین کے مطابق تمام دنیا کو ایک نئے رنگ میں ڈھالنا ہے"۔

پس احمدیت کا مطالبہ ہم سے یہ ہے کہ ہم ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنائیں احمدیت ہم سے خدا تعالےٰ کیلئے اور اسکے دین کے احیاء کے لئے ایک موت مانگتی ہے۔ جس کے بعد خدا تعالےٰ کی طرف سے ابدی زندگی کا پانی ہماری روح اور جسم کے ذرہ ذرہ کو سیراب کر دیگا۔

انسانی زندگی کے مختلف شعبے

اب یہ امر قابل بیان ہے۔ کہ وہ کون سے امور ہیں۔ جنکے احیاء کے لئے احمدیت کا قیام ہوا۔ اور وہ کونسے اغراض و مقاصد ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام لے کر آئے۔ یہ امور زندگی کے مختلف شعبوں اور حصوں میں علیحدہ علیحدہ وجود رکھتے ہیں۔ اور اگر انسانی زندگی کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو وہ مندرجہ ذیل چھ حصوں میں منقسم نظر آتی ہے۔

۱۔ وہ زندگی جو انسان اپنی ذات کے لئے گزارتا ہے۔

۲۔ وہ زندگی جو انسان اپنے اہل و عیال یا خاندان کے لئے گزارتا ہے۔

۳۔ وہ زندگی جو انسان اپنی قوم و ملک کے لئے گزارتا ہے۔

۴۔ وہ زندگی جو انسان بنی نوع انسان کے لئے گزارتا ہے۔

۵۔ وہ زندگی جو انسان کل مخلوق عالم کے لئے گزارتا ہے۔

۶۔ وہ زندگی جو انسان اللہ تعالےٰ کے لئے گزارتا ہے۔

تحصیل علم

سب سے پہلے میں ان اوامر و نواہی کو لیتا ہوں۔ جو احمدیت زندگی کے اس شعبہ کے متعلق دیتی ہے۔ جو ہم اپنی ذات کیلئے گزارتے ہیں۔ موجودہ زمانہ کے پیش نظر علم سیکھنا سب سے اہم امور میں سے ہے۔ دینی علم خشیت اللہ اور تعلق باللہ کیلئے ضروری اور لابدی ہے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا انما یخشی اللہ من عبادہ العلماءُ یعنی خشیت اللہ علماء ہی کو نصیب ہوتی ہے۔ پس اے احمدیت کے فرزندو! ہم کو علم کی کان ہونا چاہئے۔ تاکہ نہ صرف ہم خود مستفید ہو سکیں بلکہ اوروں کے لئے بھی افادہ کر سکیں۔ پھر علم میں صرف دینیات کا علم ہی شامل نہیں۔ بلکہ ہر قسم کا مفید علم شامل ہے۔ ہم دنیا کے نظام کو کس طرح بدل سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس نظام سے اچھی طرح واقفیت پیدا نہ کریں۔ اور ان ممالک کی زبانوں پر حاوی نہ ہوں۔ جن میں وہ نظام پایا جاتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم ہر علم کے بھوکے ہوں۔ اسی کی طرف حضرت رسول پاکؐ کی حدیث اطلبوا العلم ولو بالصین بھی اشارہ کرتی ہے ہمیں چاہئے کہ ہم سوشلزم سے بھی واقف ہوں۔ اور رشی ازم و نازی ازم کے اصول بھی ہمیں ازبر ہوں۔ تاکہ ہم یاجوج ماجوج کی ان طاقتوں پر اسلام کی فوقیت ثابت کر دکھائیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ایک اہم مقصد ہے۔ ہم کو اس وعید سے ڈرنا چاہئے جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ وحی دی گئی۔ یعنی

سر انجام جاہل جہنم بود
کہ جاہل نکو عاقبت کم بود

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کو کہ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ آنکھوں پر رکھنا چاہئے۔ اب تو خدام الاحمدیہ کے ماتحت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق نائٹ سکولز کا اجرا ہو گیا ہے۔ پس ہر شخص کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔

اپنے ہاتھ سے کام کرنا

دوسری بات اپنے ہاتھ سے کام کرنا ہے۔ یہ عمدہ طریق جس کو ہمارے بزرگوں نے اپنے نیک نمونے سے عالم آشکار کیا۔ مغربی تہذیب کے بداثرات کے نیچے بالکل دب چکا ہے حتیٰ کہ آج کل کے جنٹلمینوں کو ہاتھ میں رومال اٹھانا بھی دوبھر معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ سوائے سستی اور غفلت کے اور کچھ نظر نہیں آتا وہ کام جس کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ مثلاً حضور علیہ السلام اپنے ہاتھ سے اپنے کپڑے سی لیا کرتے تھے۔ اپنے جوتے کی مرمت فرما لیا کرتے تھے حتیٰ کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ایک نجاست والا کپڑا صاف کیا۔ کونسا احمدی ہے۔ جو اپنے ہاتھ سے ایسے کام کرنے کے لئے آمادہ نہیں۔ عجب کہ وہ دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کی جگہ خون بہانا اپنے لئے جائے افتخار سمجھتا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا جلیل القدر جس کے رعب و دبدبہ سے قیصر و کسریٰ جیسے باجبروت شہنشاہ باوجود اس قدر بعد مکانی کے لرزہ براندام تھے۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنا قابل تحقیر خیال نہیں کرتا۔ اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسوہ اور آپ کے موعود خلیفہ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ کا اسوہ اور ارشاد موجود ہے پھر وہ کونسا احمدی ہے جو اپنے ہاتھ سے کام کرنا اپنی عزت کا باعث نہ سمجھے اور اس پر نازاں نہ ہو۔

سادہ زندگی

پھر احمدیت ہم سے سادہ زندگی بسر کرنے کی خواہشمند ہے۔ بالخصوص اس دور میں جبکہ اس نازک اور کمزور پودے پر ہر طرف سے مخالفتوں اور مصائب کی آندھیاں چل رہی ہیں۔

اور اس کو مٹانے اور نیست نابود کرنے کے لئے دشمن چاروں طرف سے آگ برسا رہے ہیں۔ ہر اس شخص کا جس نے مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر دین کے لئے ہر قربانی کرنے کا عہد کیا ضروری ہے کہ وہ اپنے ذاتی اخراجات میں کمی کر کے دین کی تائید کے لئے اپنی استعدادوں کو خرچ کرے۔ اور یہ سادہ زندگی بسر کرنے سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ پھر جبکہ احمدیت کا وجود ہی مغربیت کو کچلنے کے لئے عالم وجود میں آیا ہے۔ تو ہم کیوں نہ مغربیت کے اس جھوٹے اور پر تکلف تمدن کو مٹا کر اسلامی سادگی کا بول بالا کریں۔ اور مسرفانہ زندگی سے کنارہ کش ہو جائیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان اللہ لایحب المسرفین اور ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین پس خدا تعالےٰ کے اس وعید کے ہوتے ہوئے ہم میں سے کون ہے۔ جو اپنی زندگی میں سادگی کا مجسمہ نہ ہو۔ اور اسراف کو اپنے لئے زہر ہلاہل نہ سمجھے۔

پھر اسی ضمن میں حقیقی اسلام یعنی احمدیت ہم سے منکسرانہ طریق کو اختیار کرانا چاہتی ہے۔ اور انسان کیلئے تکبر کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ الکبریاء ردائی کہ تکبر تو صرف خدا تعالیٰ کا ہی جامہ ہے۔ پس جو اس چیز کو اختیار کرنا چاہتا ہے جو خدا تعالےٰ نے اپنے لئے مخصوص کی ہے وہ ایک ناواجب جرأت کرتا ہے۔ پھر احمدیت رحمدلی کی تعلیم دیتی ہے۔ اور ظلم اور شقاوت سے روکتی ہے۔ احمدیت علو ہمتی پیدا کرتی ہے۔ اور پستی کے گڑھے سے نکالنا چاہتی ہے۔ پھر احمدیت اپنے پیرووں کو حسن ظنی کی تعلیم دیتی ہے اور بدظنی کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ علاوہ ازیں احمدیت چاہتی ہے کہ ہر نوجوان میں ہر بچے میں اور بوڑھے میں عورت میں اور مرد میں قوت سباق پیدا ہو جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے فاستبقو الخیرات۔ احمدیت بے صبری کو روکتی ہے اور اپنے پیرووں کو صبر کی تلقین کرتی ہے اور ان سے یہ چاہتی ہے کہ وہ ہر دکھ اور تکلیف کو خوشی سے برداشت کریں۔ اور صابروں کے لئے خدا تعالےٰ نے اجر عظیم کا وعدہ دیتی ہے۔ انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب

پھر اسی ضمن میں ایک بہت بڑی نیکی جس کے اثرات آئندہ زندگی میں پڑتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "الوصیت" کے مطابق وصیت کرنا ہے۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی ایک اہم غرض جس کی طرف اذا الجنۃ ازلفت اور یحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ میں اشارہ ہے پوری ہوتی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ "وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے۔ وصیت پیمانہ ہے ایمان کو ناپنے کا۔ اور وصیت آئینہ ہے اپنی ایمانی شکل کو دیکھنے کا۔

خاندان کے متعلق فرائض

اس کے بعد دوسرے نمبر پر انسان کی وہ زندگی ہے جو وہ اپنے اہل وعیال اور خاندان کے لئے گزارتا ہے۔ اسمیں احمدیت ہم سے چاہتی ہے۔ کہ ہم اپنے ہر قول وفعل میں ہر حرکت وسکون میں قوا انفسکم واھلیکم نارا کے ارشاد کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ ہم اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کریں۔ والدین کی خدمت اور عزت وتکریم کریں۔ اور عقوق والدین سے بچیں۔ ہم خیرکم خیرکم لاھلہٖ کے مطابق اپنی بیویوں اور انکے اقارب سے حسن سلوک کریں۔ اور ان کے حقوق انکو دیں۔ ہم میں سے ہر ایک اٰتِ ذا القربیٰ حقہ کے ارشاد پر عمل کرنا اپنا مقصد حیات بنائے۔

جماعت کے متعلق فرائض

اس کے بعد انسانی زندگی کا تیسرا حلقہ ہے۔ جو پہلے دو حلقوں سے زیادہ وسیع ہے اور یہی وہ سٹیج ہے جو انسان کو حیوان سے ممیز کرتی ہے۔ اور یہ انسان کی قومی زندگی ہے۔ اس میں احمدی نونہالوں کے فرائض بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ قوم سے مراد اس جگہ سید یا مغل یا راجپوت نہیں بلکہ ہر احمدی کی ایک ہی قوم ہے۔ اور وہ احمدیت ہے۔ اور ایک ہی وطن ہے اور وہ مسیح پاک علیہ السلام کا مسکن ومولد اور مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ہے۔ پس قومی کاموں اور فرائض سے میری مراد جماعتی کام اور فرائض ہیں۔

ان فرائض میں سے جن کی ادائیگی ہر احمدی پر فرض ہے۔ ایک اہم فرض سلسلہ کی مضبوطی واستحکام اور اشاعت وتوسیع کے لئے مالی امداد دینا ہے۔ آنحضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لکل امۃ فتنۃ وفتنۃ امتی المال۔ یعنی ہر ایک امت کے لئے کوئی نہ کوئی چیز موجب ابتلا ہے۔ اور میری امت کے لئے مال ابتلاء کا باعث ہوگا۔ پس وہ کیا ہی خوش قسمت انسان ہے جو اس مال کو جو اس کے لئے ابتلاء کا باعث ہے دین کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اور اس طرح نہ صرف فتنے سے محفوظ ومصئون رہتا ہے۔ بلکہ اپنے لئے سعادت دارین حاصل کرتا ہے۔ اور اپنے مولےٰ کی رضا حاصل کرتا ہے۔ پھر زکوٰۃ ادا کرنا بھی اسی ضمن میں شامل ہے جو قومی ٹیکس ہے۔

پھر ایک اور قومی فرض یہ ہے کہ ان لوگوں سے جو سلسلہ کے دشمن ہیں۔ اور ہر وقت اسی تگ ودو میں ہیں۔ کہ کسی طرح یہ سلسلہ نیست ونابود ہو جائے۔ اور وہ گھی کے چراغ جلائیں۔ اور ان لوگوں سے جو اپنے بد ارادوں اور درپردہ دشمنی رکھنے کی وجہ سے سلسلہ سے علیحدہ کر دیئے گئے ہیں۔ کسی قسم کا تعلق موانست ومودت نہ رکھا جائے۔ کیونکہ ان سے تعلقات قائم کرنا قومی استحکام کے منافی اور حکم خدا کی نافرمانی ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لا تجد قوماً یومنون باللہ والیوم الاٰخر یوادون من حاد اللہ و رسولہ۔ پس جب خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو خدا تعالےٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ کبھی بھی ان سے تعلق موانست قائم نہیں کر سکتے۔ جو خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتے ہیں۔ پھر قوم کے افراد کو تعلیم دینا بھی ضروری ہے کیونکہ قومی ترقی تعلیم کے ساتھ وابستہ ہے جو قوم تعلیم میں ترقی کر جاتی ہے۔ وہ ہمیشہ تمام اقوام غیر پر چھا جاتی ہے۔ اس کے لئے حضور کے حکم کے ماتحت نائٹ سکولز کا اجراء مجالس خدام الاحمدیہ نے کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی ہر دوست کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر ممکن طریق سے تعلیم حاصل کرے۔ اور تعلیم دے۔ ایک اور اہم قومی خدمت اپنے اندر سے نفاق کو دور کرنا اور منافقوں کا پتہ چلا کر علیحدہ کروانا ہے۔ کیونکہ جس قوم میں منافقین کی تعداد جتنی ہی زیادہ ہوتی ہے وہ قوم کی ترقی کے لئے سد راہ ہوتی ہے۔ پس قوم کو بام ترقی پر لے جانے کے لئے منافقوں کی علیحدگی ضروری امر ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں "نفاق قوم کے لئے ایک ناسور ہوتا ہے۔ جس طرح ناسور جس جسم میں پیدا ہو جائے اسے گھلاتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح نفاق بھی جس شخص یا قوم میں ہو اسے ہلاکت کے قریب کرتا چلا جاتا ہے۔"

اس کے علاوہ قومی عزت کی حفاظت کے لئے ہر ممکن قربانی کرنا کارکنوں سے تعاون کرنا افسرانِ بالا کی دل سے اطاعت کرنا اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا اشاعت حسنات کرنا اور بدی کو پھیلانے سے پرہیز کرنا سب قومی فرائض میں داخل ہیں۔ اس کے برعکس قومی اغراض کے لئے مدد نہ دینا۔ کارکنوں پر بے تعلق نکتہ چینی کرنا قومی فوائد پر اپنے فوائد کو ترجیح دینا۔ اطاعت کی کمی۔ دشمنانِ قوم سے دوستی یا تعلق رکھنا یہ سب ایسے امور ہیں جو احمدیت کی سپرٹ کے خلاف ہیں۔ اور ہم میں سے ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ ان سے بچے۔ پھر ایک بہت بڑا قومی فرض باہمی اتحاد پیدا کرنا ہے۔ وہ قوم جو تفرقہ کی بلا میں گرفتار ہے۔ اور دشمن کے مقابل بنیان مرصوص نہیں دشمن پر غالب نہیں آسکتی۔ اور نہ ہی دشمن اس سے ہراساں وترساں ہو سکتا ہے۔ آؤ ہم باہم ایک ہو جائیں۔ اور تمام باہمی جھگڑوں اور ناراضگیوں کو دور کر کے اس آخری جنگ میں جو شیطان اور رحمان کی اس ہمارے آخری زمانہ میں ہو رہی ہے۔ دشمن کے مقابل پر متحد ہو کر صف آرائی کریں۔ اور شیطانی لشکر کو پاش پاش کر دیں۔ اور اپنے خدا سے رضامندی کا تمغہ اور خوشنودی کی سند حاصل کریں۔

لیکن کیا ہے۔ طریق اس کے حاصل کرنے کا؟ وہی اور صرف وہی جو حضرت اقدس امام ہمام علیہ السلام نے بیان فرمایا۔

"تم اگر چاہتے ہو۔ کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو۔ تو تم باہم ایسے ہو جاؤ۔ جیسے ایک پیٹ سے دو بھائی کیونکہ شریر ہے۔ وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔"

بنی نوع انسان کے متعلق فرائض

چوتھے نمبر پر احمدیت اپنے بلند ہمت شیدائیوں سے اور زیادہ وسعت نظری اور فراخ حوصلگی کی امیدوار ہے وہ یہ نہیں چاہتی کہ ہم اپنے اہل و عیال اور والدین کی خبر گیری کریں۔ وہ یہ بھی نہیں چاہتی۔ کہ ہمارا سلوک اپنے ہم قوموں سے محسنانہ اور محبانہ ہو۔ وہ ہم سے یہ چاہتی ہے۔ کہ ہم ہر اس شخص سے جو آدم اور حوا کی نسل سے ہے۔ قطع نظر مذہب وملت کے حسن سلوک کریں۔ ہم یہ نہ دیکھیں کہ وہ فرزندان توحید میں سے ہے۔ یا ۳۶۰ بتوں کا پجاری ہے۔ ہم یہ نہ دیکھیں کہ وہ خدا تعالےٰ کے ساتھ دوا ور کو شریک بنا رہا ہے۔ یا سرے سے ہی خدا تعالےٰ کے وجود کا انکاری ہے۔ بلکہ ہماری فیض رسانی تمام بنی نوع انسان کے لئے ہو اسی جذبے اور روح کو پیدا کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ نے مجلس خدام الاحمدیہ قائم فرمائی جو خدا تعالےٰ کے فضل سے خدمت خلق میں مشغول ہیں۔ زندگی کے اس فرض کو پورا کرنے کے لئے ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ عدل و انصاف کا ایک زندہ نمونہ بنے۔ اور ان اللّٰہ یامر بالعدل و الاحسان کی حکومت کو اپنے اوپر بکلی قبول کرنے والا ہو۔ وہ ایسا ہو۔ کہ ہر انسان اس کو اپنا محسن اور بہی خواہ سمجھے اور من لم یرحم صغیرنا ولم یعرف حق کبیرنا فلیس منا کے وعید کو بخوبی یاد رکھتے ہوئے وہ بزرگوں کا ادب کرنے والا اور چھوٹوں پر شفقت کرنے والا ہو وہ امین ہو۔ لوگوں کے حقوق کا خیال رکھنے والا ہو۔ وہ اخلاق حسنہ کا حامل ہو۔ اور عادات رذیلہ کا تارک۔ غرضیکہ اس کے ہاتھوں اور زبان سے بنی نوع انسان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں۔ تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجے پر ہو۔"

پھر پست اقوام کو قعر ذلت سے نکالنا اور ان کو ترقی کی شاہ راہ پر کھڑا کرنا۔ بلا امتیاز مذہب وملت غریبوں مسکینوں اور بیواؤں کی خدمت کرنا اور بیماروں کی عیادت کرنا رستوں کی صفائی وغیرہ سب اسی ضمن میں شامل ہیں۔

جمیع مخلوق کے متعلق فرائض

پانچویں نمبر پر احمدیت اپنے احکام فیض رسانی کو اور زیادہ وسیع حلقے میں نافذ کرنا چاہتی ہے۔ وہ چاہتی ہے۔ کہ ہر وہ شخص جس کو احمدیت کی چھاتیوں سے دودھ حاصل کرنے کا موقع ملا ہے۔ اور وہ اس سلسلہ الٰہیہ میں منسلک ہوا ہے۔ وہ سورج کی طرح عالم تاب ہو اور آسمان کی طرح اس کے سایہ تلے مخلوق خدا آرام حاصل کرے۔ اس کا مطمح نظر صرف بنی نوع انسان تک محدود نہ ہو۔ بلکہ وہ رب العالمین کی نمائندگی کرتے ہوئے جمیع مخلوق عالم کی ربوبیت کا جہاں تک اس کی مقدرت میں ہے۔ بیڑا اٹھائے۔ وہ ایک چشمہ جاریہ ہو جس کے ماء صافی سے تمام مخلوقات عالم اپنی حاجات کی پیاس بجھائے۔ یہی نہیں کہ وہ اپنے غلام کے ساتھ جسکو اس نے صرف کثیر سے خرید کیا ہے۔ اچھا برتاؤ کرے۔ اور اس کی حاجتوں کو پورا کرے۔ بلکہ وہ ان جانوروں کا بھی جو خدا تعالےٰ نے اس کے لئے مسخر کر دیئے ہیں۔ صحیح معنوں میں متکفل ہو۔ جب بھی وہ کسی قسم کی سختی یا زیادتی کا مرتکب ہونے لگے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ کلکم راع و مسئول عن رعیتہ سنہری حروف میں لکھا ہوا اسکی آنکھوں کی طراوت کیلئے سامنے آموجود ہو۔ اور وہ اس پر عامل ہو کر طمانیت وسکینت قلب حاصل کرے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ ان جانوروں سے جن سے وہ کام لیتا ہے۔ مناسب سلوک کرے۔ انکی طاقت کے مطابق ان سے کام لے۔ ان کیلئے سردی اور گرمی میں مناسب حال انتظام وانصرام کرے ان کو مناسب غذا دے۔ ان کی بیماری کا خیال رکھے اور بروقت علاج کرے۔ ان کو بلاوجہ مارنے سے پرہیز کرے۔

اے پیارے بھائیو! یہ ہے احمدیت کی تعلیم جو اس نے مخلوق عالم کے متعلق دی۔ پس آؤ ہم اس پر عمل کریں۔ تا کہ غیر بھی ہم پر رشک کریں۔ اور اپنوں کو بھی ہم پر ناز ہو۔ حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ الخلق عیال اللّٰہ فاحب الخلق الی اللّٰہ من احسن الی عیالہ۔ پس ہم سے کون ہے جو خدا تعالےٰ کا محبوب نہ بننا چاہتا ہو۔ آؤ! خدا تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے کا نسخہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتا دیا ہے۔ ہم اس پر عمل کریں۔ وہ کیا ہے۔ بس یہی کہ ہم مخلوق خدا کے ساتھ محسنانہ سلوک کریں۔ خدا تعالےٰ کی محبت ہم کو حاصل ہو جائے گی۔

خدا تعالےٰ کے متعلق فرائض

اب میں زندگی کے اس حصہ کو لیتا ہوں جو انسان خدا تعالےٰ کے لئے گزارتا ہے۔ اگرچہ اس حصہ کو آخر میں رکھا گیا ہے لیکن اس میں وہ تمام باتیں شامل ہیں۔ جو پہلے پانچ درجات میں بیان ہو چکی ہیں۔ کیونکہ تمام اعمال صالح کا مقصد وحید خدا تعالیٰ کو پانا ہی ہے۔ اور تمام اعمال صالح کا منبع اور مرجع حضرت احدیت کی ذات ہی ہے پس جو باتیں اس سے قبل بیان ہو چکی ہیں ان سب پر خدا تعالےٰ کی ذات حاوی ہے اور مذہب کی غرض سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ خالق و مخلوق کو ملا دے پس ہر مذہب میں ایک ہی ضروری چیز ہے اور وہ خدا تعالےٰ کا حصول شناخت ہے اور باقی تمام چیزیں اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ذرائع کا کام دیتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"مذہب کی اول اینٹ خدا شناسی ہے۔ جب تک وہ درست نہ ہو۔ دوسرے اعمال کس طرح پاک ہو سکتے ہیں۔"

پس زندگی کا یہ حصہ گو آخر میں رکھا گیا ہے۔ لیکن کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ ابتدا میں اس کے سوا کچھ اور بیان ہوا ہے۔ اس ضمن میں اعتقادی لحاظ سے خدا تعالےٰ اور اس کی صفات کا صحیح علم ہونا ضروری ہے۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا علم دینے والا انبیاء کرام کا ہی گروہ ہے۔ اس لئے ان پر ایمان لانا بھی گویا خدا تعالےٰ پر ایمان لانا ہے اسی طرح فرشتوں پر ایمان لانا یوم آخرت کو حق جاننا سب ایمان باللّٰہ میں شامل ہیں۔ لیکن صرف ایمان لانا کافی نہیں۔ جب تک کہ اعمال صالحہ کی نہروں سے اس کو سیراب و شاداب نہ کیا جائے۔ اس ضمن میں وہ تمام اوامر و نواہی شامل ہیں۔ جن کا ذکر بیشتر ازیں آچکا ہے۔ کیونکہ ان سب کا واحد مقصد جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ خدا تعالےٰ کو حاصل کرنا ہی ہے۔ اس کے علاوہ احمدیت ہم سے چاہتی ہے۔ کہ ہم خدا تعالےٰ کے ساتھ کامل محبت اور وفاداری کا سلوک کریں۔ ایسی محبت جس کی نظیر غیر اللہ کی محبت میں نہ ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ والذین آمنوا اشد حبا للّٰہ۔ یعنی مومنوں کا رشتہ محبت خدا تعالےٰ کے ساتھ سب سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے پھر رجا یعنی خدا تعالےٰ سے امید کامل رکھنا اور اس کی عظمت و جبروت کا خیال کر کے اس سے خوف کھانا بھی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اس کی رحمت سے کبھی ناامید اور مایوس نہ ہوں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ صرف کافر یعنی وہ لوگ جو خدا تعالےٰ اور اس کی رحمتوں سے بکلی ناواقف اور انکاری ہیں۔ وہی اپنے اندر مایوسی کو جگہ دیتے ہیں۔ پس ہم کو مایوسی سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

کیونکہ یہ خدا تعالےٰ کے غضب کے بھڑکانے کا موجب ہوتی ہے۔ پھر ہمیں چاہیئے کہ ہم احکام شرعیہ پر پورے طور پر عامل ہوں۔ بلکہ ہم قرآن کریم کے سات سو احکام میں سے ایک کو بھی ٹالتے والے نہ ہوں۔ پھر ہم خدا تعالےٰ پر پورے طور پر توکل کرنے والے ہوں۔ ہماری امیدوں کا شہتیر خدا تعالےٰ ہی ہو۔ خدا تعالےٰ نے الہاماً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا کہ انی سمیتک المتوکل کہ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے۔ پس آؤ ہم بھی اپنے آقا کے نقش قدم پر چلیں اور اپنے آپ کو پورے طور پر متوکل علی اللہ بنائیں۔ پھر اسی ضمن میں عقائد باطلہ کا رد اور اگر کوئی خدا تعالےٰ کی شان میں گستاخی کرے تو اسے سمجھانا۔ خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کے حق میں گستاخی سے بچنا سب امور ضروریہ میں سے ہیں۔ پھر ایک اہم فرض تبلیغ حق کرنا ہے۔ خدا تعالےٰ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا۔ بلغ ما انزل الیک۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ اس نور کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ہم تک پہنچا ہم دنیا کے کناروں تک پہنچا دیں۔ اور کوئی قوم نہ ہو۔ کوئی ملک نہ ہو جس میں اس نور کی ضیاء پاش شعاعیں نہ پھیلی ہوئی ہوں۔ وہ تعلیم جو ہم کو خدا تعالےٰ سے پہنچی ہے وہ امانت ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے پاک رسول نے ہمارے سپرد کی۔ کہ ہم اس کو تمام دنیا کے لوگوں کو پہنچا دیں پس اگر ہم اس کو پہنچانے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ تو ہم اس امانت میں خیانت کرنے والے ہیں۔ اور عند اللہ مجرم ہیں

احمدی نوجوانوں سے خطاب

پس اے احمدیت کے درخشندہ ستارو! آؤ ہم کسل و تساہل کو چھوڑ دیں۔ اور دیوانہ وار اس آخری پیغام کو لے کر دنیا کے کناروں تک پہنچ جائیں۔ ہم سب کچھ بھول جائیں اور ہمیں ایک ہی دھن لگی ہوئی ہو۔ کہ کسی طرح خدا تعالےٰ کا نام اور اس کی پاک تعلیم دنیا میں پھیل جائے پس یہ ہیں مختصر فرائض جو احمدیت کی طرف سے ہم پر عائد ہوتے ہیں۔ لیکن ان کو صحیح یقین کرنا اور ان کا جاننا ہی ضروری نہیں۔ جب تک کہ ان پر عمل نہ کیا جائے۔ کیونکہ ؎

ایمان جس کے ساتھ نہ ہو قوت عمل
کشتی ہے جس کے ساتھ کوئی بادباں نہیں

پس آؤ! اے احمدیت کے فرزندو! ہم عزم بالجزم کر لیں۔ کہ ہم دنیا کے نظام کو بدل ڈالیں گے۔ ہم اسلامی تعلیم اور اسلامی تمدن کو دنیا میں رائج کرکے چھوڑینگے۔ خواہ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ہمیں اپنی عزت کی قربانی دینی پڑے۔ خواہ مال و منال سے ہاتھ دھونے پڑیں۔ خواہ ہماری عزیز جانیں تلف ہوں آخر یہ چیزیں کیا ہیں؟ یہ اسی مولا کریم کی دی ہوئی ہیں۔ اگر یہ اسی کی رضا کیلئے صرف ہوں۔ تو یقیناً یہ اپنے مقصد کو پہنچ گئیں۔ یقیناً ہم سب سے زیادہ خوش قسمت ہیں۔ اگر ہم رضائے الٰہی کو حاصل کر لیں۔ اور وہ کونسا ذریعہ ہے اس کو حاصل کرنے کا ہ وہی جو خدا تعالےٰ کے محبوب حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے بیان فرمایا۔ یعنی

"خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھاؤ گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔"

پس آؤ! ہم اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہیں۔ اور ہر قسم کی قربانی کریں۔ حتیٰ کہ وہ دن آجائے جبکہ ظلمت کے بادل پھٹ جائیں۔ اور ہدایت کا سورج دوبارہ طلوع ہو۔ اور وہ وقت سعید قریب ہو جس کے متعلق کہ خدا تعالےٰ نے اپنے مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان الفاظ میں وعدہ دیا تھا۔ کہ یوتیٰ لہ الملک العظیم وتفتح علیٰ یدہ الخزائن یعنی زمینی بادشاہتیں تباہ و برباد ہوں اور آسمانی بادشاہت دوبارہ اپنے عدل و انصاف کے جھنڈے کو لہرائے اور وہ عظیم الشان بادشاہ قدمبوسی کے لئے حاضر ہوں۔ اور مسیح پاک کے کپڑوں سے برکت حاصل کریں جن کی خبر وحی الٰہی نے دی ہے۔ آمین ثم آمین۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار برکات احمد راجیکی

جناب امیر غیر مبایعین سے چند ضروری مطالبات

جب سے مولوی محمد علی صاحب نے مرکز احمدیت سے اپنا تعلق توڑا اور اپنے سابقہ عقائد سے انحراف کیا ہے۔ عجیب و غریب خیالات اور عقائد میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ چنانچہ اختلاف سے قبل مولوی محمد علی صاحب باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "نبی" "پیغمبر" "رسول" ہندوستان کا عظیم الشان نبی آخرین میں نازل ہونے والا نبی۔ نبی فارسی الاصل۔ پیغمبر آخر الزمان۔ مدعی نبوت اور مدعی رسالت ماننے کے پھر بھی انکار کرتے چلے جا رہے ہیں۔ کہ میں ہرگز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی نہیں مانتا تھا۔ بلکہ ایک مجدد اور محدث کی حیثیت سے ان پر ایمان لاتا تھا۔ اور اگر میں حضرت صاحب کو نبی اور رسول مانتا اور لکھتا تھا۔ تو محدثیت اور مجددیت کے معنوں میں جماعت احمدیہ نے ان کے اس عذر باطل کو واضح براہین اور دلائل سے کئی بار توڑا۔ مگر ابھی تک وہ اپنی ضد کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے پھر ان کے آگے فیصلہ کی ایک آسان راہ بھی رکھی گئی۔ کہ اگر یہ سچ ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ نبی مانتے تھے اور نہ لکھتے تھے۔ تو آپ ہمارے تجویز کردہ الفاظ میں حلف موکد بعذاب کھا جائیں۔ مگر افسوس مولوی صاحب اس طرف نہ آئے۔ دیکھیں کب مولوی صاحب اس فرضہ کو ادا کرتے ہیں۔ دیدہ باید۔

جب مولوی صاحب نے مطالبہ حلف موکد بعذاب سے چپ سادھ لی۔ تو پھر دوسرا مطالبہ جماعت احمدیہ نے یہ پیش کیا۔ کہ آپ میدان مباہلہ میں آئیں۔ اور اپنی جماعت کو میدان میں لائیں۔ تا حق اور باطل میں تمیز ہو جائے اور معلوم ہو جائے۔ کہ آیا مولوی صاحب نے اپنے سابقہ عقائد تبدیل کئے ہیں یا خدا کی مقدس جماعت کے مقدس امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے عقائد صحیحہ میں تبدیلی کی ہے۔ مگر مولوی صاحب نے اس مطالبہ مباہلہ کو بھی بہانوں میں ٹال دیا۔

جب مولوی محمد علی صاحب مطالبہ مباہلہ کو پورا کرنے سے بھی عاجز آگئے۔ تو پھر مولوی صاحب پر حجت قائم کرنے کیلئے کہا گیا۔ کہ ہمارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مقابل بیٹھ کر قرآن مجید کا تفسیر نویسی میں مقابلہ کریں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے۔ کہ لا یمسہ الا المطہرون کہ اللہ تعالےٰ حقائق قرآنی اور معارف الٰہی اپنے مقدس اور پاک بندوں پر کھولتا ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تمام عمر مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کو تفسیر نویسی کے مقابلہ میں للکارتے رہے۔ مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ مقابل پر آئے اسی طرح انشاء اللہ تعالےٰ آپ کو بھی مقابلہ کی جرأت نہ ہو گی۔ کیونکہ آپ صرف ممبر پر کھڑے ہو کر اس ترجمہ کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں جو حضرت خلیفہ اول رض اور مفردات راغب کی خوشہ چینی کا نتیجہ ہے مگر مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتے کہ کبھی نصرت نہیں ملتی اور مولا اپنے گندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے پاک بندوں کو ان مطالبات کو پیش کئے کئی سال گذر چکے ہیں مگر مولوی صاحب میدان میں آنے کا نام نہیں لیتے۔ خیر یہ ان کی مرضی جب مولوی صاحب نہ حلف موکد بعذاب کیلئے تیار ہوئے نہ مباہلہ کیلئے اور نہ تفسیر نویسی کی تاب لا سکے۔ تو ایک چیز باقی تھی اور وہ تھا مناظرہ بر نبوت حضرت اقدس علیہ السلام مولوی عمر الدین صاحب شملوی جیسے لوگوں کو گمان تھا کہ اگر حضرت امام جماعت احمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ کی کارگزاری بابت ماہ جولائی

محلہ دارالرحمت قادیان

ماہ جون میں دارالرحمت میں نائٹ سکول کے طلبہ کی تعداد ۱۲ تھی۔ لیکن اب خدا کے فضل سے ۶۰ تک پہنچ چکی ہے دارالرحمت اور دارالعلوم کی درمیانی سڑک پر مٹی ڈالی گئی۔ پندرہ گم شدہ اشیاء تلاش کر کے مالکان کو پہنچائی گئیں تیس کارڈ اور لفافے محتاجوں کے لئے مہیا کئے گئے۔ ایک میت کی تکفین کا انتظام کیا گیا۔ پچاس سے زائد مریضوں کی عیادت کی گئی۔ ۱۱ کی دوائی بازار سے خرید کر نادار مریضوں کو دی گئی۔ تین مریضوں کو چارپائی پر اٹھا کے ہسپتال پہنچایا گیا۔ تین بیوگان کو روزانہ سودا سلف لا کر دیا گیا۔ سات قمیصیں اور دو کوٹ محتاجوں کے لئے مہیا کئے گئے انفرادی طور پر گورداسپور۔ نورپور اور قادیان کے مضافات میں تبلیغ کی گئی۔ خدام میں تحریر کا شوق پیدا کرنے کے لئے ایک علمی مضمون "احمدیت ہم سے کیا چاہتی ہے" پر انعامی مقابلہ کرایا گیا۔ اول و دوم کے لئے انعام رکھا گیا منن الرحمن و سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اجتماعی طور پر درس دیا گیا۔ خدام کے لئے لائبریری میں بعض اخبارات اور کتب مہیا کی گئیں۔ سست اصحاب کو انفرادی طور پر اور وفود کی صورت میں نماز کی تلقین کی گئی۔ صبح کو نماز کے لئے لوگوں کو جگایا گیا۔ خدام میں تقریر کا شوق پیدا کرنے کے لئے دو اجلاس منعقد کئے گئے۔ یہ محلہ چندہ کی ادائیگی میں بھی اول نمبر رہا۔

محلہ دارالبرکات

مجلس دارالبرکات دوسرے نمبر پر ہے۔ محلہ کے نشیب فراز کو درست کیا گیا۔ سٹیشن کے راستہ کے گڑھوں کو درست کیا گیا۔ سٹیشن پر مسافروں کو پانی پلانے اور محتاج مسافروں کا سامان اٹھانے کا باقاعدگی کے ساتھ اہتمام کیا گیا۔ نماز فجر کے لئے جگایا گیا رات کے وقت مسافروں کی رہنمائی کی گئی۔ ایک بارش کی رات کو کچھ لوگوں کو لالٹین کے ذریعہ موضع ڈھپئی پہنچایا گیا مسافروں کو ٹکٹ خریدتے وقت بعض دفعہ ریزگاری نہ ہونے کی وجہ سے دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ اس دقت کو دور کرنے کے لئے ایک خادم سٹیشن پر بھیجا جاتا رہا۔ جو اپنے ہمراہ ریزگاری لے جاتا۔ اور مسافروں کو دیتا۔ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں آ کر کیا کیا" کے موضوع پر انعامی مقابلہ کرایا گیا کشتی نوح کا درس دیا گیا۔ تبلیغ کے لئے اہتمام کے ساتھ اوقات وقف کئے گئے پچھلے ماہ میں جہاں دیگر مجالس نے ہفتہ وار رپورٹ کی ترسیل میں تساہل سے کام لیا۔ وہاں اس محلہ کی مجلس اپنی باقاعدگی میں ترقی کرتی گئی۔ مجلس منتظمہ کے فیصلہ کے مطابق ہر جمعہ کی صبح کو ان کی طرف سے باقاعدہ رپورٹ پہنچ جاتی رہی فجزاہم اللہ احسن الجزاء

محلہ دارالفضل

ایک بیوہ کے مکان تبدیل کرنے میں اس کا سامان نئے مکان میں پہنچایا گیا ایک بیوہ کو آٹا پسوا کے لا کے دیا گیا۔ تین غرباء کے لئے آٹا مہیا کیا گیا۔ سڑکوں کی صفائی اور مرمت کی گئی۔ نالیوں کو درست کیا گیا۔ نائٹ سکول میں باقاعدگی سے کام ہوتا رہا۔ ٹھیکری والہ میں تبلیغی وفد بھیجا گیا۔

محلہ ریتی چھلہ

ریتی چھلہ پوسٹ آفس کی پشت کی جانب جہاں ہمیشہ بارش کی وجہ سے پانی جمع رہتا۔ ایک نالی بنا کر پانی نکالا گیا ضرورۃ الامام کا درس دیا گیا۔ ایک نومسلم نے اپنی نئی قمیص تین آنہ پر بیچ کر کھانا کھایا۔ اسے تین آنہ دے کر اس کی قمیص واپس دلا لی گئی۔ نومبایعین کو نماز کا سبق دیا گیا۔ مسجد میں بھرتی ڈالی گئی۔

محلہ مسجد مبارک

نالیاں صاف کی گئیں۔ اور پختہ بنائی گئیں۔ چوک ہموار کیا گیا۔ ایک میت کی تجہیز و تکفین کی گئی۔ بعض گھروں میں سودا لا کر دیا جاتا رہا۔ باجماعت نمازوں کی تلقین کی گئی۔

بورڈنگ احمدیہ

بورڈنگ احمدیہ کے خدام تعطیلات سے قبل مسجد اقصیٰ میں جھاڑو دیتے اور مسجد دھوتے رہے۔ سائبان لگاتے رہے۔ اور خطبہ جمعہ سے قبل نمازیوں کو پانی پلاتے رہے۔

محلہ ناصر آباد

سڑک کی مرمت ہوتی رہی۔ دو بیواؤں کی خبر گیری کی جاتی رہی۔ ایک میت کے لئے دس بجے شب کے قریب۔ جب کہ گورکن نے قبر کھودنے سے انکار کر دیا۔ خدام نے قبر کھودی۔ ایک بھینسے کو جو کوئیں میں گر گیا تھا۔ زندہ نکالا گیا۔

محلہ دارالعلوم

مختلف جگہوں کے گڑھے پر کئے گئے اجتماعی طور پر فجر کی نماز کے لئے جگایا جاتا رہا۔ نائٹ سکول میں بچوں کی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ مستورات کی تعلیم کا بھی انتظام کیا گیا۔

محلہ مسجد فضل

مولوی محمد عبداللہ صاحب قادیانی نے چند اصحاب کے ساتھ مل کے ۲۰۰ فٹ نالی بنائی۔

جلسہ تحریک جدید

ان تمام محلوں میں تحریک جدید کے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کی گئی۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بار آور ہوئی۔

بیرونی مجالس

بیرونی مجالس کی طرف سے اس عرصہ میں خوشکن اطلاعات موصول ہوتی رہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ اپنے فرض کو پہچان رہی ہیں۔

مونگ

مونگ ضلع گجرات کی مجلس کام میں باقاعدگی۔ اور رپورٹوں کی ترسیل میں باقاعدگی کی وجہ سے اس امر کی مستحق ہے کہ اس کا ذکر سب سے پہلے کیا جائے۔ وہاں کے خدام اور ان کے قائدین خدا تعالیٰ کے فضل سے مستعد واقع ہوتے ہیں۔ اجتماعی طور پر تبلیغ کی گئی۔ جمعہ کی نماز کے لئے لوگوں کے لئے پانی کا انتظام کیا جاتا رہا بیماروں کی عیادت کی گئی۔ تلقین پابندی نماز کی گئی۔ جمعہ میں پنکھا کیا گیا۔ جامع مسجد کی نالیوں کو صاف کیا گیا۔ ایک بیوہ کا جو پیدل سفر کر رہی تھی۔ اسباب اٹھا کے منزل مقصود تک پہنچایا گیا۔ ایک بیوہ کے مکان کی چھت گرنے پر اس کے ہاں کام کیا گیا۔ خدام کے کام کو دیکھ کر بعض مخالفین کے بچے بھی ان کے ساتھ کام میں شریک ہو جاتے ہیں۔

برہمن بڑیہ

برہمن بڑیہ کے خدام باقاعدہ کام کرتے رہے۔ اور ان کے زعیم صاحب باقاعدہ رپورٹ بھجواتے رہے۔ فتح اسلام کا درس دیا۔ ارکان کو اردو کا قاعدہ پڑھایا۔ تا وہ خود حضرت اقدس کی کتب کا مطالعہ کر سکیں مختلف مضامین پر تقاریر کی مشق کروائی گئی۔ ۴ بیوگان کی خبر گیری کی گئی۔ ۸۱ افراد کو جن میں ۸ ہندو اور ۷۳ غیر احمدی تھے تبلیغ کی گئی۔ ایک تبلیغی اشتہار تقسیم کیا گیا۔ ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا مجلس خدام الاحمدیہ کی معرفت تین اصحاب نے بیعت کی۔ احمدی پاڑا۔ گھاٹورا۔ سہل پور جگت بازار میں احمدیوں کو نماز کے لئے جگایا گیا۔ ۲ غیر احمدیوں اور ۱۶ احمدیوں کو نماز کی تاکید کی گئی۔ ۱۳ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ ایک مصیبت زدہ کا سودا سلف لایا گیا۔ گھاٹورا میں ایک راستہ اور مسجد کی مرمت کی گئی۔ تین راستے صاف کئے گئے۔ دو یتیم بچوں کی خبر گیری کی گئی ایک غیر احمدی اور دو ہندوؤں کو کھانے کے لئے پیسے دیئے گئے۔

کیرنگ۔ ضلع پوری

کیرنگ کے خدام کی حاضری قریباً ۱۰۰ فیصدی رہی مسجد کے راستہ پر مٹی ڈالی گئی۔ بیواؤں کو کھانا وغیرہ مہیا کر کے دیا گیا۔ تبلیغ کی گئی۔ نماز کی تلقین کی گئی۔ نمازیوں کے لئے حوض میں پانی بھرا گیا۔ ایک اندھی بڑھیا کو مالی مدد دی گئی۔

بچوں کے لئے نائٹ سکول کھولا گیا جس میں پانچ بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

کمال ڈیرہ سندھ

کمال ڈیرہ کے خدام کی حاضری تسلی بخش رہی۔ مسجدوں کی صفائی کی گئی۔ اور وضو کے لئے پانی جمع کیا گیا۔ ۸۰ گز کا ایک راستہ تیار کیا گیا۔

نواب شاہ سندھ

بعض رستوں کی صفائی کی گئی۔ مسجد میں سایہ کا انتظام کیا گیا۔

وزیر آباد

وزیر آباد کے خدام خدا تعالےٰ کے فضل سے پروگرام کے مطابق عمل کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک بیمار عورت کو سٹریچر پر سٹیشن تک پہنچایا۔ اس کا اسباب بھی اٹھا کے گاڑی پر پہنچایا گیا۔ تحریک جدید کے جلسہ کا سارا انتظام کیا گیا۔ احباب کو لانے کی کوشش کی گئی۔ سوائے دو تین کے سب مرد عورتیں شامل ہوئی۔ تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کرنے کی ممبروں کو مشق کروائی گئی۔

دہلی

دہلی کے تحریک جدید کے جلسہ کے انتظامات خدام نے کئے۔ دو درجن سے زائد اشخاص کی خدمت اور مدد کی گئی۔ مثلاً ملازمت دلانا۔ مالی امداد دینا۔ ضرور تمندوں کو رہائش کے لئے مکان مہیا کرنا۔ عیادت۔ یتیموں اور بیواؤں کی خبر گیری۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں کی کئی قسم کی امداد علاوہ بریں سڑکوں کی صفائی۔ گھروں کی صفائی وغیرہ کی گئی

کراچی

کراچی میں کتب حضرت اقدس کا درس ہوتا رہا۔ بعض بیواؤں کی مدد کی گئی انفرادی تبلیغ کی گئی۔

کریام

کریام میں مجلس اطفال کے بچوں کو نمازوں میں لایا جاتا رہا۔ نماز با ترجمہ سکھائی گئی۔ اور ان میں سچ کی عادت اور محنت کی عادت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی

قصور

قصور میں نماز کی پابندی کی تلقین کی گئی۔ بیماروں کی خبر گیری اور محتاجوں کی مدد کی گئی۔

چک ۲۲ کوٹ رحمت خان

جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے ایک چھپر اور برآمدہ بنایا گیا۔ جس کی کڑیاں اور شہتیر خدام نے خود کاٹے خود اٹھا کر لائے۔ اور خود ہی چھت بنائی۔ نماز کے چبوترے کی مرمت کی گئی۔ بعض بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ اور اپنی گرہ سے دوائی لا کر دی گئی۔

پشاور

پریذیڈنٹ صاحب معہ سکرٹری صاحب کے ایسے لوگوں کے گھروں پر گئے۔ جو نمازوں میں سست تھے۔ اور انہیں نمازوں میں حاضری کی تاکید کی انفرادی تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ درس قرآن جاری کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس بھی شروع کرایا گیا۔ گو وہاں مجلس قائم ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے تاہم نوجوانوں میں بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ چنانچہ بعض ایسے نوجوان جو کبھی نماز کے قریب بھی نہ گئے تھے۔ اب پنجگانہ نماز کے پابند ہو گئے ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

حیدر آباد دکن

آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں چونکہ خدام ایک دوسرے سے کافی فاصلہ پر رہتے ہیں۔ اس لئے ان کے تین حلقے مقرر کر دئے گئے ہیں جہاں باقاعدہ ہر روز نصف گھنٹہ اجتماع ہوتے ہیں۔ قرآن مجید اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ ہفتہ وار اجتماع بھی ہوتے ہیں۔ مستورات کے جلسہ تحریک جدید کے جملہ انتظامات جو احمدیہ جوبلی ہال میں منعقد ہوا۔ خدام نے کئے۔ مثلاً جوبلی ہال کی صفائی۔ فرش اور دیگر ضروریات مہیا کرنا۔ حیدر آباد کے خدام کی طرف سے چندہ بڑی باقاعدگی سے ہر ماہ پہنچ رہا ہے جزاھم اللہ

کالا باغ

کالا باغ کے خدام ہمارے مخلص نوجوان بھائی مکرم محمود احمد صاحب ناصر کے زیر انتظام پروگرام پر باقاعدگی سے عمل کر رہے ہیں۔

کاٹھ گڑھ

کاٹھ گڑھ کے خدام نے قریباً ۱۵ روپے صرف کر کے ایک پندرہ گز کی گلی اور ۶۰ گز کی نالی پختہ بنائی۔ بقیہ حصہ گلی پر مٹی ڈالی گئی۔

چک ۹۹ شمالی سرگودھا

چک ۹۹ شمالی میں کچھ نوجوانوں کو قرآن مجید پڑھانا شروع کیا گیا۔ پانچ نمازیں سست نوجوانوں کو نماز کی تلقین کی گئی۔ چنانچہ وہ باقاعدہ نمازیں شامل ہونے لگ گئے۔ مسجد کی چار دیواری کی مرمت کی گئی

نیروبی

بیرون ہند کی مجالس میں سے نیروبی کے خدام نے تحریک جدید کے جلسوں میں تمام احمدیوں کو لانے کے لئے جدو جہد کی۔ مسجد کے صحن میں درخت لگانے کے لئے درخت کھودے گئے۔ باڑ لگائی گئی۔ ہفتہ میں تین بار قرآن مجید کا ترجمہ سکھایا جاتا رہا۔ ۳۲ شلنگ ماہوار بیواؤں اور غرباء کی امداد کے لئے جمع کرنے کا انتظام کیا گیا۔ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اسے ۱۰۰ شلنگ تک پہنچا دیا جائے۔ چیدہ چیدہ اسلامی مسائل مثلاً پردہ۔ تعدد ازدواج۔ شراب کی ممانعت۔ سود کی ممانعت۔ طلاق وغیرہ پر خدام کے لیکچر کروانے کی مشق کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ تا غیروں کے اعتراضات کے جواب دینے میں انہیں آسانی ہو

ممباسہ

ممباسہ میں مسٹر مختار احمد صاحب ایاز کی مساعی کے نتیجہ میں خدام خدا کے فضل سے اچھا کام کر رہے ہیں۔ انفرادی طور پر شہر کے معزز طبقہ کو تبلیغ کی جاتی رہی۔ خدام نے ریزروفنڈ کے لئے ۱۵ شلنگ جمع کئے۔ نمازوں میں باقاعدگی پیدا ہو رہی ہے۔ درس شروع کر دیا گیا ہے۔ نوجوانوں کی اصلاح کی طرف خاص توجہ کی جا رہی ہے۔ چنانچہ دو نوجوانوں نے جو داڑھی منڈواتے تھے۔ اب داڑھی رکھ لی ہے۔

اس ماہ کے دوران میں مجلس منتظمہ کے ۴ اجلاس ہوئے۔ ایک اجلاس عام ہوا۔ باہر سے آمدہ رپورٹوں پر تنقید کی گئی۔ تصریح طلب امور کی وضاحت کیلئے خطوط ارسال کئے گئے۔ سب مجالس کو ان کے فرائض کی طرف خطوط کے ذریعے متوجہ کیا گیا۔ مبلغ ایک روپیہ ایک آنہ چھ پائی خرچ ہوئے۔

اسوقت تک بیرونی مجالس کی تعداد ۵۶ ہے

خاکسار خالد بی۔ اے (آنرز) مولوی فاضل
سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

ممباسہ افریقہ میں تحریک جدید کا جلسہ

مکرم محمد افضل صاحب سکرٹری تحریک جدید ممباسہ سے رقمطراز ہیں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کی تعمیل میں بابو محمد عالم صاحب کے مکان پر ۳۱؍ جولائی کو تحریک جدید کا جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد شیخ صالح محمد صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا خطبہ پڑھ کر سنایا۔ شیخ منظور احمد صاحب نے سینما دیکھنے کی خرابیوں پر تقریر کی۔ نعمت اللہ خاں صاحب نے ہاتھ سے کام کرنے کی تحریک کی۔ اور خاکسار نے بچوں کو تعلیم کیلئے قادیان بھیجنے کے مطالبہ پر تقریر کی۔ اس کے بعد چوہدری مختار احمد صاحب ایاز نے تحریک جدید کے سب مطالبات پر تقریر کی۔ اور سب کو با وضاحت بیان کیا۔ اور بتایا کہ ان پر کس طرح زندگی میں عمل کیا جا سکتا ہے۔ صاحب صدر کی افتتاحی تقریر اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

سندھ میں تبلیغ

مولوی محمد مبارک صاحب باندھی (سندھ) سے تحریر کرتے ہیں کہ ماہ جولائی میں انہوں نے صوبہ ڈیرہ - رانی پور نواب شاہ باندھی مقامات میں تبلیغ و تربیت کا کام ہے۔ تبلیغ کے سلسلہ میں چھ مولوی صاحبان کو اور مجمع کی صورت میں بیسیوں نفوس کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ سندھی زبان کے ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ تحریک جدید کا جلسہ کیا باندھی میں روزنامہ حقیقۃ الوحی اور کشتی نوح کا درس دیا۔ غیر احمدی لوگ بھی شامل ہوتے رہے۔ بعض احمدی اور غیر احمدی بچوں کو یسرنا القرآن کے قاعدہ اور قرآن کا سبق دیا گیا۔ مولوی صاحب کا بچہ بیمار رہا ہے۔ جس کی وجہ سے انہوں نے کچھ دن کی رخصت بھی لی تھی۔ احباب کرام ان کے بچہ کی صحت اور علاقہ سندھ میں احمدیت کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔

رنگون میں تبلیغ

مولوی احمد خان صاحب رنگون سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ ماہ جولائی میں انہوں نے امنسین۔ پونڈے۔ تگوتی۔ رنگون مقامات کا دورہ کیا۔ احمدی احباب سے تربیتی اور تعلیمی مسائل کے متعلق متعدد بار مفصل گفتگو ہوتی رہی۔ ہفتہ وار میٹنگ میں شامل ہوتا رہا۔ ۲۴ نفوس کو پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ اس ماہ میں کچھ دن مولوی صاحب ملیریا۔ اور پھر درد گردہ سے بیمار رہے ہیں احباب ان کی صحت اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

گولڈ کوسٹ میں تبلیغ

مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سیالکوٹی گولڈ کوسٹ سے تحریر کرتے ہیں کہ ۲۲ جون تا ۲۰ جولائی ہر روز قرآن مجید۔ کشتی نوح حدیث۔ تذکرہ میں سے کسی نہ کسی کتاب کا درس دیا جاتا رہا۔ بچوں کو اسباق دیئے گئے۔ ایک عیسائی تعلیم یافتہ شخص سے ۴ چار گھنٹہ تک تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ گولڈ کوسٹ کے علاوہ اسنی گیا اور دیگر مقامات پر گیا اور لیکچر کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

اٹھرا کا کامل اور مجرّب ترین علاج

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب سے طلب فرماویں ستر سالہ مجرب نسخہ حضرت حکیم حافظ نورالدین اعظم شاہی طبیب کا ہے حمل کا گر جانا۔ بچہ کا مردہ پیدا ہونا۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کیلئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ یہ دواخانہ رحمانی حضور ممدوح کے حکم سے حین حیات میں حضور کے شاگرد حکیم عبدالرحمٰن کاغانی نے ۱۹۱۰ء میں قائم کیا۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔ تمام مجرب نسخہ جات حضرت نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ اس دواخانہ رحمانی میں تیار ہوتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خریدنے والے کو ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک لگیں گی۔ **مینجر عبدالقدیر کاغانی۔ قادیان**

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول۔ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب بی اے ایل ایل بی پی سی ایس سب جج صاحب بہادر درجہ دوئم زیرہ

آسا رام ولد سوہن سنگھ ذات کھتری سکنہ دھرمکوٹ تحصیل زیرہ ڈگریدار
بنام جان محمد ولد نتھو ذات رائیں سکنہ ماہیوالہ تحصیل زیرہ۔ مدیون

مقدمہ مندرجہ عنوان میں چونکہ مدیون پر معمولی طریقہ سے تعمیل سمن اطلاع نامہ تصفیہ اشیاء نیلام ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بتاریخ ۳۱ کو جان محمد مدیون بمقام زیرہ اصالتاً وکالتاً حاضر ہو کر نسبت منفروضہ مکان جو کچھ عذر رکھتا ہے۔ پیش کرے بصورت عدم حاضری سماعت ہو کر کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی آج بتاریخ ۱۳ اگست ۱۹۳۸ء بہ ثبت دستخط میرے مہر عدالت جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول۔ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت لالہ سنسار چند صاحب بھنڈاری سب جج بہادر درجہ اول گجرات

دعویٰ دیوانی ۲۰۵ سال ۱۹۳۸ء

کاموں ولد محمد قوم موچی ساکن ڈنگہ تحصیل کھاریاں مدعی

بنام

انجمن امداد باہمی قرضہ وغیرہ

دعوےٰ استقرار حق

کرم الٰہی ولد محمد قوم لوہار ساکن ڈنگہ حال قادیان محلہ دارالرحمت تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور
مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی کرم الٰہی مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام کرم الٰہی مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کرم الٰہی مذکور تاریخ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو بمقام گجرات حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔
آج بتاریخ ۸ اگست ۱۹۳۸ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

ضرورت

چند ایسے احمدیوں کی ضرورت ہے۔ جو دوکان کے کام میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ اور دکان کا حساب کتاب اچھی طرح سے رکھ سکتے ہوں۔ دیہات میں رہنا ہوگا۔ مفصل حالات بذریعہ خط و کتابت

رحمت اللہ احمدیؓ بیرون بدھوارہ بھوپال سے دریافت فرمائیے

تریاق جریان

سرعت۔ انزال۔ دھات۔ رقت قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کر کے از سر نو جوان خوش و خرم بنانا۔ اس کا کام ہے۔ معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس شے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے۔ نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے کبھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے

حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

چند باموقع اور ارزاں قطعات سکنی

اس وقت محلہ دارالشکر شرقی میں حضرت نواب صاحب کی کوٹھی کے ساتھ متصل بجانب شمال چند قطعات اراضی قابل فروخت ہیں۔ ہر ایک کنال کو بیس بیس فٹ کی دو سڑکیں لگتی ہیں۔ اور بڑی سڑک ان کے علاوہ ہے۔ جو تیس فٹ کی ہے اصل نرخ بڑی سڑک پر تیس روپے فی مرلہ اور باقی سڑکوں پر سولہ روپیہ فی مرلہ ہے۔ اور ۱۵ ستمبر ۱۹۳۸ء تک کل قیمت ادا کر دینے والے اصحاب کو پندرہ فی صدی کے حساب سے خاص رعایت دی جائیگی ان قطعات کے علاوہ چند قطعات محلہ دارالعلوم میں بھی موجود ہیں۔ جن کا نرخ عنـ۱۲ فی مرلہ اور معـ۸ فی مرلہ ہے

محمد احمد و عبدالکریم ولدان مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

شملہ ۱۷ اگست۔ آج مرکزی اسمبلی میں فارن سکرٹری نے کہا۔ کہ بنوں پر حملہ کے متعلق حکومت ہند کو حکومت سرحد نے جو رپورٹ بھیجی ہے۔ اس میں بیان کیا ہے کہ یہ حملہ کرنے والے غیر علاقہ کے لوگ نہیں تھے۔ بلکہ خاص بنوں کے لوگ ہی تھے۔ جنہوں نے سرحد پار کے لوگوں کا بھیس بدلا ہوا تھا۔

کلکتہ ۱۷ اگست۔ آج بنگال اسمبلی میں حزب مخالف نے یہ تجویز پیش کی کہ آئندہ سرکاری خطابات دئے جانے کا سلسلہ ترک کر دیا جائے۔ مگر یہ تجویز مسترد ہو گئی۔

پٹنہ ۱۷ اگست۔ قریب کے دو دیہات میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ ایک گاؤں میں دو آدمی گولی سے مارے گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ اس فساد کی ابتدا ذبح گاؤ سے ہوئی تھی۔

لاہور ۱۷ اگست۔ نئے اسمبلی چیمبر کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ ماہ اکتوبر میں گورنر پنجاب اس کا افتتاح کرینگے معلوم ہوا ہے کہ کانگرس پارٹی اس تقریب کا بائیکاٹ کرے گی۔

امرتسر ۱۷ اگست۔ حکومت پنجاب نے پنجاب کسان کمیٹی کے جنرل سکرٹری کو نوٹس دیا ہے کہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر یہاں سے نکل جاؤ۔ اور ایک سال تک اپنے گاؤں سے باہر نہ نکلو۔

ٹوکیو ۱۷ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت جاپان نے چین کو تہس نہس کرنے کے لئے اپنے ملک کے تمام ذرائع استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس مقصد کے لئے جاپان کی ہر چیز وقف کر دی جائیگی۔

کلکتہ ۱۷ اگست۔ دریائے پدما بھاگیرتی۔ اور گوراسے کی طغیانی نے مرکزی بنگال میں سخت تباہی پھیلا دی ۲۰۰ گاؤں زیر آب ہیں۔ بے خانماں لوگ مچانوں میں پناہ لے رہے ہیں۔ آمد و رفت کے رسائل مسدود ہیں۔ لوگ فاقہ کشی کی مصیبت میں مبتلا ہیں۔

سری نگر ۱۷ اگست۔ ہفتہ وار اخبار ہمدرد سے بعض قابل اعتراض مضامین اور قصائد کی اشاعت کی وجہ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ڈیڑھ ہزار کی ضمانت طلب کی ہے۔ جسے اخبار مذکور نے داخل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لکھنؤ ۱۷ اگست۔ حکومت یوپی نے جیوری اور اسیسروں کے ذریعہ مقدمات کے فیصلے کرانے کے امکانات پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جس کے صدر الہ آباد ہائی کورٹ کے سابق جج مسٹر نعمت اللہ ہونگے۔

پشاور ۱۷ اگست۔ اخبار سرحد راوی ہے کہ ۲۳ اپریل ۱۹۳۰ء کو پشاور کے بازار قصہ خوانی میں گڑھوال فوج کے جن سپاہیوں نے نہتے باشندوں پر گولی چلانے سے انکار کر دیا تھا۔ اور اس وجہ سے انکو چودہ چودہ سال کی سزائے قید ملی تھی۔ ان میں سے تین نے جو سزائے قید پوری کر کے رہا ہو گئے ہیں۔ برضاء و رغبت اسلام قبول کر لیا ہے۔

الہ آباد ۱۷ اگست۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پنڈت امرناتھ جھا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس عہدہ کے باوجود وہ ایم۔ اے اور بی اے کے طلبہ کو انگریزی پڑھایا کریں گے۔

لاہور ۱۷ اگست۔ پنجاب پراونشل کانگرس میں تنازعات کی تحقیقات کے لئے آل انڈیا کانگرس نے مسٹر جیرام داس دولت رام کو مئی میں یہاں بھیجا تھا انہوں نے ڈاکٹر ستیہ پال کے خلاف ایک انتخابی عذرداری کی بھی سماعت کی تھی اور اب فیصلہ میں لکھا ہے کہ گو اس انتخاب کو منسوخ کرنے کے لئے کافی وجوہ ہیں۔ مگر میں ایسا کرنا نہیں چاہتا تا انتظام درہم برہم نہ ہو۔ اس فیصلہ کو ڈاکٹر صاحب نے اپنی توہین قرار دیا ہے اور اس وجہ سے کانگرس کی ممبری سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ پراونشل صدارت اور ورکنگ کونسل سے بھی علیحدہ ہو جائیں گے۔

لاہور ۱۷ اگست۔ سردار ایشر سنگھ مجھیل صدر گوردوارہ کمیٹی دربار صاحب امرتسر کو آج ریلوے سٹیشن پر زیر دفعہ ۵ کرمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ گرفتار کر کے ۵ ہزار کی ضمانت پر رہا کیا گیا۔

لنڈن ۱۷ اگست۔ جرمنی کی فوج جو پہلے چھ لاکھ تھی۔ اب جلد دس لاکھ ہو جائے گی۔ اس وقت چار لاکھ مزدور رائن لینڈ کی سرحد پر قلعوں کی تعمیر میں مصروف ہیں۔ پرائیویٹ کارخانوں کے مزدور بھی وہاں بھیج دئے گئے ہیں زراعت پیشہ آبادی فوج کو سامان خوراک اور جانور بہم پہنچا رہی ہے۔ جہازوں کی تعمیر کا کام بھی زور شور سے شروع ہے

کلکتہ ۱۷ اگست۔ حکومت نے ۴۴ نظربندوں کی رہائی کا غیر مشروط طور پر اعلان کر دیا ہے۔

الہ آباد ۱۷ اگست۔ دو سال ہوئے پونا میں ایک ہندو فوت ہوا۔ تو اس کی بیوہ نے ستی ہونا چاہا۔ مگر پولیس نے روک دیا۔ وہ سات روز اسی جگہ لیٹی رہی۔ اس کا بیان ہے کہ اس کے خاوند کی روح نے اسے کہا کہ اگر وہ پیٹ کے بل رینگتی ہوئی بنارس پہنچے۔ تو اسے جھولا جھولتے ہوئے پائے گی۔ چنانچہ وہ اسی طرح یہ سفر کرتی ہوئی آج یہاں پہنچی۔

بنوں ۱۷ اگست۔ گرد و نواح میں قبائلی شورش بدستور ہے۔ کل ایک مرد اور ایک عورت نالے پر پانی لینے گئے تو انہیں اغوا کر لیا گیا۔ رات کو ایک گاؤں بھران خیل پر ڈاکہ پڑا۔ اور تین مردوں اور ایک عورت کو اغوا کر لیا۔ ککی مروت اور پہاڑپور پر بھی حملہ کا خطرہ ہے دیہاتیوں سے کہا گیا ہے کہ قصبات اور شہروں میں آجائیں۔

کراچی ۱۷ اگست۔ اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے مولانا ابوالکلام آزاد کو تار دیا تھا۔ کہ سندھ آئیں۔ اور اتحادی وزارت کے قیام کے سلسلہ میں رہنمائی کریں۔ آپ نے وہاں ایسی وزارت کی تجویز کی مخالفت کی ہے۔ اور خود آنے سے معذوری ظاہر کی ہے۔

ایبٹ آباد ۱۷ اگست۔ اسمبلی کے پاس کردہ بلوں کی گورنر کی طرف سے نامنظوری کے باوجود وزارت کے مستعفی نہ ہونیکے باعث انتہا پسند کانگرسی بہت جزبز ہو رہے ہیں۔ اور اسمبلی سے عدم تعاون کرنا چاہتے ہیں۔ مگر وزارت پارٹی کہتی ہے کہ اگر ایک دفعہ وہ مستعفی ہو گئے۔ تو پھر کانگرسی وزارت کا قیام ناممکن ہو جائے گا۔ اس تشویشناک صورت حالات کے پیش نظر مولانا ابوالکلام آزاد کو تار دیا گیا ہے کہ فوراً پشاور پہنچیں۔

لنڈن ۱۶ اگست۔ لارڈ ولنگڈن اور وزیر ہند کے مابین تبادلہ خیالات کے نتیجہ میں یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ چونکہ ابھی تک کئی ہندوستانی ریاستیں فیڈریشن میں شامل ہونے پر آمادہ نہیں اس لئے ۱۹۳۹ء میں فیڈرل اسمبلی کے انتخابات کا کوئی امکان نہیں۔ یہ انتخابات ۱۹۴۰ء میں ہونگے۔ اور اس لئے مرکزی اسمبلی کی میعاد میں ایک سال کا اضافہ ہو جائے گا۔

پیرس ۱۷ اگست۔ فرانسیسی اخبارات میں جرمنی کے متعلق آتش ریز مقالے شائع ہو رہے ہیں۔ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ جرمنی کی مصنوعی جنگیں فرانس کے نزدیک کوئی وقعت نہیں رکھتیں۔ اور اگر جرمنی نے چیکوسلواکیہ کی سرحد پر کوئی شرارت کی۔ تو اس کو عبرتناک واقعات سے دوچار ہونا پڑیگا۔ ایک اور نے لکھا ہے کہ فرانس جرمنی کے ہر اقدام کا دندان شکن جواب دینے کے لئے تیار رہے۔ جرمنی کی فرانسیسی سرحدوں پر فرانسیسی فوجوں کی نقل و حرکت بھی شروع ہو گئی ہے جس سے یورپ میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے اور ۱۹۱۴ء کے واقعات کی یاد تازہ ہو رہی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی